

## 10232-ادیان کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کی دعوت کا حکم

سوال

ہم امریکہ میں اپنی استطاعت کے مطابق منجح سلف پر دعوت الی اللہ کا کام کر رہے ہیں، لیکن ان آخری دنوں میں ایک بہت ہی خطرناک اور اہم معاملہ پیش آیا جسے آسمانی ادیان (اسلام، یہودیت، عیسائیت) کو آپس میں ایک دوسرے کے قریب کیا جائے۔

اس کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے اور ہر دین کا ایک مجموعہ بھیجا جاتا ہے تاکہ ان ادیان میں پیدا شدہ خلاء کو پر کر کے ان ادیان کو قریب کیا جائے، اور یہ لوگ گرجا گھروں کیں گے اور یہودیوں کے عبادت خانوں میں جمع ہوتے ہیں بلکہ وہ مشترکہ طور پر نماز بھی پڑھتے ہیں، اور اس میں یہ نوں ادیان کے افراد بہت بڑی تعداد میں جمع ہوتے ہیں۔ جیسا کہ فلسطین میں اخلیل کے اندر رہاں قتل و غارت کے بعد کیا گیا۔

تو سوال یہ ہے کہ :

یہ مسلمان علماء یا جو اپنے آپ کو اہل علم شمار کرتے ہیں کے نمائندہ شمار کیے جاتے ہیں۔

ہمارے درمیان تو اس بات پر بحث بھی ہو چکی ہے کہ آیا اس طرح کے اجتماعات میں شرکت کرنی جائز ہے یا کہ نہیں۔

جتنی کہ ان اجتماعات میں اپنے آپ کو مسلمان علماء کہنے والے پادریوں سے مصافی اور معاشرتے بھی کرتے ہیں اور ایسے اجتماعات میں دعوت کا کوئی موقع نہیں بلکہ یہ تو صرف یہ نوں ادیان کو قریب کرنے کی کمیٹی پر بھی سب کچھ ہوتا ہے۔

تو کیا ایسے مسلمان پر جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اس قسم کے اجتماعات میں شریک ہو اور کیں گے اور یہودیوں کی عبادت گاہوں جا کر عیسائی پادریوں کو سلام اور ان سے مصافی اور معاشرتے کرتا پھرے؟

اس طرح کہ معاملہ پورے امریکہ میں پھیل چکا ہے آپ سے گزارش ہے کہ اس کا کوئی حل ارسال کریں، اس لیے کہ ہم نے آپ کو فیصل اور حکم مانا ہے تاکہ امریکہ کی حد تک اس فتنہ کو ختم کیا جاسکے، والسلام علیکم و رحمۃ اللہ۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

فوتوی کمیٹی نے غور خوض کرنے کے بعد مندرجہ ذیل جواب دیا :

اول :

اللہ تعالیٰ کی اپنے رسولوں پر نازل کردہ کتابوں میں اصول ایمان ایک ہی جیسے تھے (وہ کتابیں تورات و انجلیل اور قرآن، اور جس کی اللہ تعالیٰ کے رسولوں ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، وغیرہ نے دعوت پیش کی)۔

پہلے آنے والوں نے بعد میں آنے والوں کی خوشخبری دی اور بعد میں آنے والوں کی تصدیق اور مدد اور اس کی شان کی تعظیم کی، اگرچہ با جملہ حسب ضرورت زمانے اور حالات اور بندوں کی مصلحت اور اللہ تعالیٰ کی حکمت و عدل اور رحمت اور اس کے فضل کے اعتبار سے فروعات میں اختلاف پایا گیا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

[رسول اس چیز پر ایمان لایا جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل کی گئی اور مومن بھی ایمان لاتے، یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے، اس کے رسولوں میں سے کسی میں بھی ہم تفریق نہیں کرتے، انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری طرف ہی لوٹا ہے۔] البقرۃ (285)۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

[اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور ان میں سے کسی میں بھی فرق نہیں کرتے انہیں ہی اللہ تعالیٰ پورا اجر و ثواب دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت کا مالک ہے۔] النساء (152)۔

ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

{جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے یہ عمدیا کہ میں تمہیں جو کچھ کتاب و حکمت دوں اور پھر تمہارے پاس پائی جانے والی چیز کی تصدیق کرے تو تمہارے لیے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو؟  
سب نے کہا ہمیں اقرار ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تواب گواہ رہنا اور میں خود بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

تو اس کے بعد جو بھی پلٹ جائیں وہ یقیناً پورے نافرمان میں

کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے علاوہ اور دین کی تلاش میں ہیں؟ حالانکہ تمام آسمان و زمین والے اللہ تعالیٰ کے ہی فرمانبرداری اور مطیع میں (ان کی اطاعت) خوشی سے ہو یا ناخوشی ہے، سب اللہ تعالیٰ ہی طرف لوٹائے جائیں گے۔

آپ کہہ دیجئے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا ہے اور جو کچھ ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام اور ان کی اولاد پر نازل کیا ہے اور جو کچھ موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے انبیاء پر نازل کیا گیا پر ایمان رکھتے ہیں، ہم ان میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے، اور ہم اللہ تعالیٰ کے مطیع اور فرمانبردار ہیں۔

جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا اس کا وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا} آل عمران (81-85)۔

اور اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر ابراہیم خلیل علیہ السلام اور ان کے ساتھ دوسرے انبیاء اور ان کی دعوت توحید کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا :

{یہ لوگ ایسے تھے کہ ہم نے ان کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی تھی تو اگر یہ (کافر) لوگ نبوت کا انکار کر دیں تو ہم نے اس کے لیے ایسے بہت سے لوگ مقرر کر دیے ہیں جو اس کے نہیں ہیں

یہ لوگ ایسے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی تھی تو آپ بھی انہی کے راستہ پر چلیے آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس پر کوئی معاوضہ تو طلب نہیں کرتا یہ تو صرف تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے} الانعام (89-90)

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان اس طرح بھی ہے :

[سب لوگوں سے زیادہ ابراہیم علیہ السلام کے قریب تزوہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کا کہنا مانا اور یہ نبی اور جو لوگ ایمان لاتے، اور ممنون کا ولی اور سہار اللہ تعالیٰ ہی ہے۔] آل عمران (48)

اور ایک بھلہ پر کچھ اس طرح فرمایا:

[پھر ہم نے آپ کی طرف یہ وحی فرمائی کہ آپ ملت ابراہیم حنفیت کی اتباع کریں جو مشرکوں میں سے نہ تھے۔] الخل (123)۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمایا ہے:

[اور جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے کہا کہ اسے بنا سر ائل میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اپنے سے قبل آنے والی تورات کی تصدیق کرنے والا اور اپنے آنے والے رسول کو خوشخبرہ دینے والا ہوں جس کا نام احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔]

اور فرمان باری تعالیٰ ہے:

[اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے ملی تمام کتابوں کی تصدیق کرنے والی اور ان کی مخاطب ہے اس لیے آپ ان کے آپ کے معاملات میں اسی اللہ تعالیٰ کی نازل کتاب کے ساتھ حکم کیجیے، اس حق سے ہٹ کر ان کی خوبیات کے پیچے نہ جائیے، تم میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے ایک دستور اور راہ مقرر کر دی ہے۔] المائدہ (48)۔ اور بھی آیات ہیں

حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

(میں دنیا و آخرت میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے زیادہ قریب اور اولیٰ ہوں سب انبیاء علاقی جائیوں کی طرح ہیں ان کا دین ایک اور شریعتیں مختلف ہیں) صحیح بخاری۔

دوم:

یہود و نصاری ہے کلمات کا ان کی بھلہ سے اٹھا کر ان میں تحریف کر ڈالی اور جو کچھ ان پر نازل کیا گیا اور انہیں حکم دیا گیا اس میں تبدیلی کر لی تو اس طرح انہوں نے اپنے اصل دین اور اپنے رب کی شریعت کو بدلت ڈالا۔

ان تبدیلیوں اور تحریفوں میں سے یہودیوں یہ قول بھی ہے کہ وہ عزیز علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دیتے ہیں، ان کا خیال و گمان ہے کہ چھ دنوں میں آسمان و زمین کو پیدا کرتے وقت اللہ تعالیٰ کو اکتا ہٹ اور تھکا وٹ ہو گئی توجہت کے دن اللہ تعالیٰ نے آرام فرمایا۔

ان کا یہ بھی خیال ہے کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لکھا دیا اور انہیں قتل کر دیا ہے۔

انہوں نے جید کر کے ہفتہ کے دن اللہ تعالیٰ کی جانب سے حرام کردہ شکار کو حلال کر دیا۔

انہوں نے حذنا (رجم) کو منسوخ کر دیا، وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ [بلا شہ اللہ تعالیٰ قصیر ہے اور ہم غنی ہیں]۔ اور ان کا یہ بھی قول ہے کہ [اللہ تعالیٰ کا ہاتھ گردن کے ساتھ بندھا ہوا ہے]۔

اس کے علاوہ خوبیات کے پیچے چلتے ہوئے بہت سی قولی اور عملی تحریفات کر لیں۔

اور عیسائی یہ گمان کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ انہیں اللہ کا درجہ بھی حاصل ہے، اور یہودیوں کے تصدیق میں وہ یہ بھی کہتے ہیں انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھایا اور انہیں قتل کر دیا ہے۔

اور وہ نوں فریقوں کا خیال ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں، اور وہ نوں فریق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے لائے ہوئے دین کے ساتھ کفر کرتے ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے طرف سے ہی حدود بعض اور کینہ رکھتے ہیں۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ عمدیا تھا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں گے اور ان کی تصدیق اور مدد و تعاون کریں گے جس کا انہوں نے اقرار بھی کیا۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سے غلط عقائد اور اسلام خلاف کام، اللہ تعالیٰ نے ان کے بہت سارے جھوٹ اور کذب و افتراء اور ان کی طرف نازل کردہ شریعت و عقائد میں تحریف و تبدیل اپنی کتاب میں بیان کیے ہیں اور انہیں ذلیل کرتے ہوئے ان کا رد بھی اپنی کتاب میں کیا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{ان لوگوں کے لیے بلاکت ہے جو اپنے ہاتھوں سے لکھی ہوئی کتاب کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس طرح دنیا کماتے ہیں، ان ہاتھوں کی لکھائی کو اور ان کے کمائی کو بلاکت اور افسوس ہے

یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو صرف چند روز جنم میں رہیں گے، ان سے کہو کہ کیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا کوئی پروانہ یا عمدہ ہے؟ اگر ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرے گا، بلکہ تم تو اللہ تعالیٰ کے ذمے وہ باتیں لگاتے ہو جنہیں تم جانتے ہی نہیں} البقرۃ(90-79)

اور اللہ رب العزت نے فرمایا :

{اور وہ یہ کہتے ہیں کہ جنت میں یہود و نصاریٰ کے سوا اور کوئی بھی جنت میں نہیں جانے گا یہ صرف ان کی آرزو ہیں ہیں، ان سے کہو کہ اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو} البقرۃ(111)۔

اور ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح ذکر کیا ہے :

{اور وہ کہتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ بن جاؤ تو واحدیت یافتہ بن جاؤ گے، آپ کہہ دیں بلکہ صحیح راستہ پر تولمت ابراہیم علیہ السلام خالص اللہ تعالیٰ کے پرستار تھے اور مشرک نہ تھے

اسے مسلمانوں تم سب یہ کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس چیز پر بھی ایمان لائے جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو چیز ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد پر ایمان کی اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کی جانب سے موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے انبیاء علیہم السلام دیتے گئے، ہم ان میں سے کسی ایک درمیان فرق نہیں کرتے، اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار میں} البقرۃ(135-136)۔

اور ایک بگد پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا :

{یقیناً ان میں ایسا گروہ بھی ہے جو کتاب پڑھتے ہوئے اپنی زبان مروختا ہے تاکہ تم اسے کتاب ہی کی حادث شمار کرو حالانکہ دراصل وہ کتاب میں سے نہیں، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں، وہ تو دوست اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتے ہیں}۔

اور سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

{یہ سزا تھی) ان کی عدم شکنی اور احکام الہی کے ساتھ کفر کرنے اور اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو ناحق قتل کرنے کے سبب سے اور ان کے یہ کہنے کے سبب کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہے حالانکہ دراصل ان کے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے اس لیے یہ بست ہی تھوڑا ایمان لاتے ہیں

اور ان کے کفر کے باعث اور اور مریم علیہ السلام پر بہت بڑا بہتان باندھنے کے باعث، یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے قتل کیا اور نہ ہی اسے سولی پر پڑھایا، بلکہ ان کے لیے ان (عیسیٰ علیہ السلام) کا شبیہ بنایا گیا تھا، یقین جانو عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں اختلاف کرنے والے ان کے بارہ میں شک میں بیں انہیں اس کا کوئی یقین نہیں یہ سب تجھمنی با towel کے علاوہ کچھ بھی نہیں اتنا تو یقین ہے کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا} النساء (157).

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے :

{اور یہ دو نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے چھتی ہیں، آپ کہہ دیجئے اگر یہی بات ہے تو پھر تمہارے گناہوں کی سزا کیوں دیتا ہے، بلکہ تم تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں سے بشرط ہو۔}

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے :

{یہودی کہتے ہیں کہ عزیز اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں اور عیسائی کہتے ہیں مسیح اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے یہ قول تو صرف ان کے منہ کی باتیں ہیں، پہلے منکروں کی بات کی یہ بھی نقل کرنے لگے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں غارت کرے وہ کیسے پلٹے جا رہے ہیں

ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنایا اور مریم کے بیٹے مسیح کو بھی } التوبۃ(30)

اور ایک اور مقام پر اس طرح فرمایا :

{ان اہل کتاب کے اکثر لوگ باوجود اس کے کہ حق واضح ہو چکا ہے محسن حدود شخص کی بناء پر تمہیں بھی ایمان سے ہماری نیا پا جائتے ہیں۔}

اس کے علاوہ بھی بہت کچھ جس سے ان کے کذب و افتر اور تناقض و ذلت جس سے تجب ختم نہیں ہوتا، ان کے حالات کے نمونے ذکر کرنے کا مقصد مندرجہ ذیل جواب کی بنیاد فراہم کرنا تھی۔

سوم :

اور پر جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو دین اپنے بندوں کے لیے مشرع کیے وہ ایک ہے اور اسے قرب کی کوئی ضرورت نہیں، اور اسی طرح یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ یہودی اور عیسائیوں نے نازل کردہ اپنے دین میں تغیر و تبدل اور تحریف کر لی تھی حتیٰ کہ تحریف کے بعد ان کا دین جھوٹ اور بہتان اور کفر و ضلال کا دین بن کر رہ گیا۔

تو اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے ان کی اور ان کے علاوہ دوسروں کی جانب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عمومی رسول بنائ کر مبعوث کیا تاکہ اس حق کو بیان کیا جائے جو انہوں نے چھار کھاتھا اور عقائد و احکام میں جو فساد پیدا کر دیا تھا اس کی تصحیح کریں اور انہیں اور ان کے علاوہ دوسروں کو سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

{اے اہل کتاب! یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کا جو تمہارے سامنے کتاب اللہ کی بیان کر رہا ہے جنہیں تم چھپا رہے ہے تھے، اور بہت سی باتوں سے در گز کرتا ہے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آچکی ہے

جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ انہیں جو رضاۓ رب چاہتے ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتا ہے اور اپنی توفیت سے انڈیہروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے، اور راہ راست کی طرف ان کی راہنمائی کرتا ہے} {المائدۃ (15-16).

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا :

{اے اہل کتاب! یقیناً ہمارا رسول تمہارے پاس رسولوں کی آمد کے ایک قسم بعد آپ چاہتے ہے جو تمہارے لیے صاف صاف بیان کر رہا ہے تاکہ تمہاری یہ بات نہ رہ جائے کہ ہمارے پاس تو کوئی بھلائی، برائی سنانے والا آیا ہی نہیں، پس اب تو یقیناً خوشخبری سنانے والا اور آگاہ کرنے والا آپ چاہا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے}. {المائدۃ (19).

لیکن حق کے واضح ہو جانے کے بعد بھی انہوں نے دشمنی و بغاوت اور حسد و کینہ کی بنابر حن سے لوگوں کو بھی روکا اور خود بھی حن سے اعراض کیا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{ان اہل کتاب کے اکثر لوگ باوجود حق کے واضح ہو جانے کے مغض حصہ و بعض کی بنابر تہمیں بھی ایمان سے ہٹا دینا چاہتے ہیں، تم بھی معاف کرو اور ہم ہوڑ دو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم نافذ کر دے یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے}. {ابقرۃ (109).

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا :

{جب بھی ان کے پاس اللہ تعالیٰ کا کوئی رسول ان کی کتاب کی تصدیق کرنے والا آیا، ان اہل کتاب کے ایک فرقہ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو اس طرح پیٹھ بیجھے ڈال دیا گیا جانتے ہی نہ تھے} {ابقرۃ (101).

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

{اہل کتاب کی کافرا اور مشرک لوگ جب تک کہ ان کے پاس ظاہر دلیل نہ آجائے بازرگانے والے نہ تھے (اور وہ دلیل یہ تھی) اللہ تعالیٰ کا ایک رسول جو پاک صحیفہ پڑھے جن میں صحیح اور درست احکام ہوں} {ابیہ (1-3).

ان کے باطل پر اصرار کرنے اور حسد و بعض اور کینہ رکھتے ہوئے واضح دلائل سے سرکشی کرنے کے باوجود کس طرح ایک عقل مند یہ امید رکھ سکتا ہے کہ ان کے اور کچھ مسلمانوں کے درمیان بھی قربت ہو سکتی ہے :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{مسلمانوں!} کیا تمہاری خواہش ہے کہ یہ لوگ ایماندار بن جائیں، حالانکہ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کلام اللہ کو سن کر عقل و علم والے ہوتے ہوئے بھی اس میں تحریک کر ڈالتے ہیں}. {ابقرۃ (75).

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا :

{یقیناً ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور جسمیوں کے بارہ میں آپ سے پوچھ چکھ نہیں ہو گی}

آپ سے یہود و نصاری اس وقت تک ہر گز راضی نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپ ان کے مذہب کو قبول نہ کر لیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی حدایت ہی حدایت ہے اور اگر آپ نے باوجود اپنے پاس علم آجائے کے پھر ان لوگوں کی خواہشوں کی پیر وی کی توانی کے پاس آپ کا نہ تو کوئی ولی ہو گا اور نہ ہی مدد کوئی مددگار {البقرۃ(119)-120}۔

اور ایک جگہ پر اللہ تعالیٰ کچھ اس طرح فرماتے ہیں :

{اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کبیسے حدایت دے گا جو اپنے ایمان لانے اور رسول کی حفاظت کی گواہی دینے اور اپنے پاس روشن اور واضح دلیلیں آجائے کے بعد کافر ہو جائیں، اللہ تعالیٰ ایسے بے انصاف لوگوں کو راست پر نہیں لاتا۔} آل عمران (86)۔

بلکہ اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے دشمنی اور کفر میں اپنے مشرک بھائیوں سے زیادہ سخت نہیں تو کم از کم ان کے برابر توہین ہی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا ہے :

{تو آپ جملانے والے لوگوں کی بات نہ مانیں، وہ تو چاہتے ہیں کہ کچھ آپ زم ہو جائیں اور کچھ وہ زم ہو جائیں}، القلم (8-9)۔

اور ایک مقام پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کچھ اس طرح فرماتے ہیں :

{آپ کہہ دیجئے کہ اسے کافروں میں اس کی عبادت کرتا ہوں جس کی تم عبادت کرتے، اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں، اور نہ میں اس کی عبادت کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو، اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں، تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین ہے}۔ الکافرون (1-6)

جس کو بھی اس کا نفس اسلام اور یہودیت، عیسائیت کے درمیان جمع کرنے کا کے وہ تو اسی طرح ہے کہ جو دو مختلف چیزوں یعنی حق و باطل اور کفر و ایمان، یا آگ اور پانی کو جمع کرنے کی کوشش کرے۔

ایسا شخص تو اس جیسا ہی ہو گا جس کے متعلق کسی نے کہا ہے :

اے ثریا اور سیل ستارے کا آپس میں نکاح کرنے والے اللہ تیری عمر دراز کرے یہ دونوں آپس میں کیسے مل سکتے ہیں؟

ثریاشام کی جانب اور سیل میں کی طرف ہے کچھ توحش و حواس قائم کرو۔

پھر دوسری بات یہ ہے کہ یہودیت اور عیسائیت کو توانی کی عمر دراز کرے یہ دونوں آپس میں کیسے مل سکتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں کچھ اس طرح فرمایا ہے :

{جو لوگ ایسے نبی امی کی ابتداء کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات و انجلیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتا اور بری باتوں سے منع کرتا ہے اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجہ اور طوف تھے ان کو دور کرتے ہیں تو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد و نصرت کرتے ہیں اور اس نور کی پیر وی کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں

آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں، جس کی باوشاہی تمام آسمانوں اور زمین میں ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لا اور اس کے نبی امی پر جو کہ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کا انتباہ کرو تو کہ تم راہ راست پر آ جاؤ {الاعراف} (157-158)

تو اگر اب بھی وہ اپنے منسوخ شدہ دین پر قائم رہتے ہیں تو یہ باطل کا تسلیک بے دین زندگی ہے لہذا مسلمانوں کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ ان کے قریب ہونے میں باطل پر ان کا ساتھ دینا اور اقرار کرنا ہے اور دوسرا بات یہ ہے کہ جا حل قسم کے لوگوں کو ہلاکت میں ڈالنا ہے، واجب تو یہ ہے کہ ان کے باطل کو لوگوں کے سامنے واضح کر کے انہیں رسوا کیا جائے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

چہارم :

اگر کوئی کہے کہ کیا ان کے درمیان مصالحت ہو سکتی ہے، یا پھر کوئی صلح کا معاہدہ کیا جاسکتا ہے تاکہ خون محفوظ اور جنکوں کا سلسلہ روکا جاسکے اور لوگ دنیا میں آسانی سے سفر کر سکیں، اور زندگی میں رزق کمانے کی کوشش کی جاسکے اور دنیا کی تعمیر و ترقی ہو۔

صلح اس لیے کی جائے کہ حق کی دعوت دی جائے اور ان دونوں امتوں کے درمیان عدل انصاف قائم کیا جاسکے، (اگر ایسی بات کہی جائے تو بہت اچھا ہے اور اسے ممکن اور اثر انداز بنانے کے لیے بہت اچھا مقصد ہے لیکن یہ بھی اس وقت ہو گا جب ان سے جزیہ نہ لینا ممکن نہ ہو۔

اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کچھ اس طرح فرمایا ہے :

[اُن لوگوں سے قاتل و ملائی کرو جو اللہ تعالیٰ اور روزی قیامت پر ایمان نہیں رکھتے جو اللہ تعالیٰ کے رسول کی حرام کردہ اشیاء کو حرام نہیں جانتے، اور نہ ہی دین حق کو قبول کرتے ہیں ان لوگوں میں سے جہنمیں کتاب دی گئی ہے یہاں تک کہ وہ ذلیل دخوار ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں]۔ التوبہ (30)۔

اور اس مصالحت میں حق کو ثابت اور اس کی مدد و نصرت کرنی چاہیے اور یہ مصالحت اور صلح مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ مدد اہنت جسے کچھ اور کچھ دو کا اصول کہا جاتا ہے کے طریقہ پر نہیں ہونی چاہیے اور نہ ہی اس میں اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے کسی کا تنازل کرنا اور اسے ترک کرنا چاہیے، یا پھر اس صلح میں مسلمانوں کی عزت و احترام سے بھی تنازل کرنا چاہیے بلکہ اس میں بھی انہیں اپنی عزت و احترام برقرار رکھنا اور اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا ہو گا، اس میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے بعض رکھنا اور ان سے دوستیاں نہ لکانا ہو گا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے :

[پس تم کمرور بن کر دشمن سے صلح کی درخواست پر نہ اتر آذ جکہ تم ہی بلند اور غالب رہو گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے یہ ناممکن ہے کہ وہ تمہارے اعمال خالق کر دے]۔ محمد (35)

اور اس کی عملی تفسیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ میں کردکھائی جو عام حدیبیہ میں قریش مکہ کے ساتھ کی اور مدینہ میں جنگ خندق سے قبل یہودیوں سے بھی صلح کی اور اسی طرح غزوہ نیبر میں بھی ہوئی اور غزوہ توبوک میں رومیوں کے ساتھ صلح کی گئی۔

تو اس صلح کے امن وسلامتی میں بہت ہی عظیم اثر اور نتائج نکلے اور حق کی مدد و نصرت ہوئی اور حق کو زمین میں پھلنے پھولنے کا موقع ملا اور فوج در فوج لوگ اسلام قبول کرنے لگے، اور ان کی دنیاوی اور دینی زندگی میں ہر قسم کے عمل پر بھی اس کا بہت اثر ہوا جو کہ مسلمانوں کی قوت و طاقت اور مال کی فراوانی اقتصادی مضمونی کی شکل میں سامنے آئی۔

اور اسلام اس تیزی سے پھیلا جو کہ اس کے حق ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے اور تاریخ و واقعات اس کے سب سے بڑے گواہ اور دلیل ہیں، لیکن یہ سب کچھ اسے نظر آتا ہے جو تعصُّب کی عینک اتار کر اپنے دل سے انصاف کی نظر دوڑائے اور یا پھر اپنے کان اس طرف لگائے اور اپنے مزاج اور سوچ و تفکیر میں اعتماد اپید اکرے۔

اور ان سب میں نصیحت تو صرف اس کے لیے ہے جس کا دل ہوا اور وہ اپنے کان بھی حق کے لیے استعمال کرے اور پھر وہ گواہ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہی حق کی طرف را ہنمای کرنے والا ہے، اور وہ ہمیں کافی ہے اور بہت ہی اچھا کار ساز ہے۔